85335 ـ زانی مرد اور زانیہ عورت کا توبہ کیے بغیر نکاح صحیح نہیں

سوال

کیا زنا کرنے والی عورت سے شادی کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

زانیہ عورت یا زانی مرد کا نکاح اس وقت تك صحیح نہیں جب تك وہ توبہ نہ کر لے، اور اگر عورت یا مرد توبہ نہیں کرتا تو اس کا نکاح صحیح نہیں ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

" زانی مرد سوائے زانیہ عورت کے یا مشرکہ عورت کے کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور زانیہ عورت زانی مرد یا مشرك کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی، اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے "النور (3).

اس آیت کا سبب نزول اس حکم کو اور بھی زیادہ واضح کر دیتا ہے سنن ابو داود میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

مرثد بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ مکہ سے قیدیوں کو اٹھا کر لایا کرتے تھے، اور مکہ میں ایك بدکار اور زانیہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا، وہ ان کی دوست تھی.

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں عناق سے شادی کر لوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی:

" اور زانی عورت سوائے زانی یا مشرك مرد کے کسی اور سے نکاح نہیں کرتی "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی اور کہنے لگے: تم اس سے نکاح مت کرو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2051) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

سنن ابو داود کی شرح " عون المعبود " میں لکھا ہے:

" اس میں دلیل ہے کہ کسی بھی شخص کے لیے ایسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں جس سے زنا کا اظہار ہو چکا ہو، اور اس کی دلیل مندرجہ بالا حدیث میں اس آیت کا ذکر ہے جس آیت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

" اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے "

تو یہ حرمت میں صریح ہے " انتہی

سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" یہ زنا کی گندگی کا بیان ہے کہ زنا زانی شخص کو بھی ذلیل کر کے رکھ دیتا ہے، اور جو شخص زنا کرے اس کی عزت کو خاک میں ملا دیتا ہے، اور یہ ایك ایسی سزا ہے جو کسی اور گناہ کی نہیں، بتایا یہ گیا ہے کہ زانی مرد صرف زانی عورت سے ہی نکاح کرتا ہے جو اس کی حالت کے مناسب ہوتی ہے، یا پھر مشرکہ عورت سے جو نہ تو قیامت پر ایمان رکھتی ہے اور نہ ہے سزا اور بدلہ پر اور نہ ہی اللہ کے امور کی پاسداری کرتے ہوئے اللہ کے احکام پر عمل کرتی ہے.

اور زانیہ عورت بھی اسی طرح زانی یا مشرك مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی:

" اور مومنوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے "

یعنی مومنوں پر حرام ہے کہ وہ زانی مرد یا پھر زانی عورت سے نکاح کریں.

اور آیت کا معنی ہے کہ:

جو مرد یا عورت بھی زناکاری کرتا ہو اور اس سے توبہ نہ کرے اور نکاح حرام ہونے کے باوجود نکاح کر لے تو پھر یا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کا پابند نہیں ہے تو یہ مشرك کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا، یا پھر وہ اللہ اور اس کے احکام کی پابندی کرتا ہے اور اس کے زانی کا علم ہونے کے باوجود وہ اس سے نکاح کر رہا ہے تو یہ نکاح زنا ہے، اور زانی سے نکاح کرنے والا بدکار ہے، کیونکہ اگر وہ حقیقی مومن تو ایسا نہ کرتا.

اور زانی عورت سے نکاح حرام ہونے کی یہ واضح دلیل ہے جب تك وہ توبہ نہیں کرتی اس سے نکاح حرام ہے، اور اسی طرح زانی مرد سے بھی جب تك وہ توبہ نہ کرے نکاح کرنا حرام ہے کیونکہ خاوند کا اس کی بیوی اور بیوی کا اس

کے خاوند سے مقارنہ اور ملاپ تو سب سے شدید ملاپ ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ان لوگوں کو اکٹھا کرو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے دوستوں کو بھی یعنی ان کے قرینوں کو، چنانچہ اللہ عزوجل نے اسے اس لیے حرام کیا ہے کہ اس میں بہت عظیم قسم کا شر پایا جاتا ہے اور پھر اس میں قلت غیرت بھی ہے، اور اولاد کی نسبت بھی جو کہ خاوند نہ تھے، اور پھر زانی تو اپنی بیوی کی عفت و عصمت کا خیال نہیں کریگا کیونکہ وہ تو خود کسی دوسرے سے تعلق رکھتا ہے " انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں ایسے ہی کہا ہے:

" جو شخص زانیہ عورت سے نکاح کی حرمت کا اعتقاد رکھنے کے باوجود زانیہ سے نکاح کرے تو اس نے حرام عقد نکاح کیا کیونکہ وہ اس کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا تھا، اور حرام عقد نکاح بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہوا ہی نہیں، اس لیے اس کو بیوی سے مباشرت کرنا اور میل ملاپ وغیرہ کرنا حلال نہیں تو اس حالت میں یہ شخص زانی ہو گا.

لیکن اگر وہ زانی عورت سے نکاح کرنے کی حرمت کا انکار کرتا ہو اور اسے حلال کہے تو یہ شخص اس حالت میں مشرک ہو گا، کیونکہ اس نے اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ چیز کو حلال کیا ہے، اور اس نے اپنے آپ کو اللہ کے ساتھ شرع بنانے والا قرار دیا ہے، اور جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی زانی مرد سے کرتا ہے اس کے بارہ میں بھی ہم یہی کہتے ہیں.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب اشرف عبد المقصود (2 / 698).

اور شیخ محمد بن ابراہیم اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی سرابراہی میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا فتوی بھی یہی ہے (یعنی زانی عورت سے نکاح کی حرمت کا).

دیکھیں: فتاوی محمد بن ابراہیم (10 / 135) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 383).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب اللہ سبحانہ و تعالی نے زانیوں کی سزا کا حکم دیا تو مومون پر ان سے نکاح کرنا حرام کر دیا، تا کہ ان سے بائیکاٹ ہو اور اس وجہ سے کہ ان میں جو گناہ اور برائیاں پائی جاتی ہیں... تو اللہ سبحانہ وتعالی نے بتایا کہ ایسا تو صرف وہی کرتا ہے جو خود زانی ہو یا پھر مشرک.

کیونکہ مشرک میں تو ایمان ہی نہیں جو اسے فحاشی اور بدکاری سے اور بدکار سے مجامعت میں مانع ہو.

اور زانی شخص کا فسق و فجور اسے اس بدکاری کی دعوت دیتا ہے چاہے وہ مشرک نہیں بھی ہے....

اور اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ برائی اور برے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کی جائے جب تك وہ اپنی اس بدکاری پر قائم ہیں اور یہی چیز زنا میں بھی پائی جاتی ہے..

اور اللہ سبحانہ و تعالی نے مردوں میں یہ لگائی ہے کہ وہ عفت و عصمت والے ہوں خفیہ دوستیاں اور بدکاری کرنے والے نہ ہوں چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

" اور ان (عورتوں) کے علاوہ دوسری عورتیں تمہارے لیے حلال کی ہیں یہ کہ تم انہیں مہر دو اور عفت و عصمت اختیار کرنے والے ہو نہ کہ بدکاری کرنے والے "

اور یہ ایسا معنی ہے جس سے غافل نہیں رہنا چاہیے؛ کیونکہ قرآن مجید بالنص اسے بیان کیا اور فرض کیا ہے.

رہا مسئلہ زانیہ عورت کے نکاح کا تو حنبلی فقہاء اور دوسروں میں اس میں بات کی اور اس میں سلف کے آثار بھی ملتے ہیں چاہے فقہاء کا اس میں تنازع اور اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود جو اسے مباح قرار دیتا ہے اس کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس پر اعتماد کیا جا سکے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (15 / 316).

اور ایك جگہ بیان کیا کہ:

" زانیہ عورت کا نکاح اس وقت تك حرام ہے جب تك وہ توبہ نہ کر لے، چاہے اس سے ہو جس نے اس سے زنا کیا یا کسی اور سے، بلاشك و شبہ یہی صحیح ہے، اور سلف اور خلف میں سے ایك گروہ کا مسلك بھی یہی ہے جن میں امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ شامل ہیں...

اور کتاب و سنت اور متعبر دلائل بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور اس میں سب سے مشہور سورۃ النور کی یہ آیت ہے جس میں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

" زانی مرد زانیہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور زانی عورت زانی یا مشرك مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی، اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے "

اور سنت نبویہ میں اس کی دلیل ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ کی عنقا کے متعلق حدیث ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 110).

اور جو شخص اس میں مبتلا ہو جائے اور توبہ کرنے اور اپنے اس جرم پر نادم ہونے اور آئندہ اس جرم کی طرف کبھی واپس نہ پلٹنے کا عزم کیے بغیر نکاح کر لے تو اسے توبہ کرنے کے بعد یہ نکاح دوبارہ کرنا ہو گا.

واللہ اعلم .